No. L. 89.

Registed

پنجاب نور افشاں لودیانہ

آفتاب صداقت

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر (۱۸) مطبوعہ ۵ مئی ۱۸۹۹ء بروز جمعہ جلد (۲۷)

گلدستۂ اخبارات

پچھلے چند سالوں میں آرمینیا کے مسیحیوں نے بہت سے دکھ اور مصیبتیں سہی ہیں اگرچہ اب قتل تو جاری نہیں ہے مگر آرمینیا کے بعض حصوں میں جہاں پچاس ہزار بچے یتیم ہو گئے ہیں قحط پڑ گیا ہے اُن یتیموں میں سے صرف سات ہزار یتیم یتیم خانوں میں محفوظ ہیں مگر باقیوں کی حالت بہت خراب ہے گورنمنٹ ٹرکی نے بھی ارادہ کر لیا ہے کہ یتیم خانوں کو بند کر دے چنانچہ چار یتیم خانے بند کر دئیے گئے ہیں ان یتیم خانوں کے بچوں کو امریکہ کے مشنریوں نے پرورش کرنا شروع کر دیا ہے؛

سر میکورتھ ینگ لفٹنٹ گورنر پنجاب کے صاحب زادے شملہ میں پہنچ گئے ہیں اور نواب لفٹنٹ گورنر ۱۵ ماہ آیندہ کو پہنچیں گے؛

حضور وایسرائے نے شملہ رائفل اور ریوالور کلب کا پیٹرن ہونا منظور کیا ہے؛

کپتان آر۔جی۔مارگرایڈ یکانگ حضور وایسرائے کلمبو سے واپس آگئے ہیں اب بمقام شملہ سٹاف میں شامل ہونگے؛

عملی طور پر فیصلہ ہو گیا ہے کہ آیندہ سال مسٹر رزلی مردم شماری ہند کے کمشنر ہونگے؛

ملکہ معظمہ کی سالگرہ کی رسوم ہند کے تمام مقامات میں ۲۴ مئی کو ادا کی جائیگی انگلستان کے بعض اشخاص یہہ بھی تحریک کرتے ہیں کہ اس مبارک تقریب پر تمام برٹش مقبوضات میں حضور ممدوحہ کے واسطے ایک معینہ وقت پر دعا مانگی جائے؛

۲۴ مئی کو شملہ میں دربار لیوی اور شاہی دعوت ہوگی اور اس کے ایک ہفتہ پہلے لیڈی کرزن صاحبہ کی طرف سے معمولی گارڈن پارٹی ہوگی؛

اخبار انگلش مین کہتا ہے کہ امید نہیں کہ مسٹر اے۔بورڈالن کمشنر پٹنہ ڈویژن ریاست دربنگہ کے منیجر مقرر ہوں کیونکہ مہاراجہ صاحب ریاست پر اپنی ذاتی نگرانی رکھنا چاہتے ہیں؛

گذشتہ ہفتہ میں ایک جنگلی ریچھ پہاڑپور کے ریلوے پلیٹ فارم تک دیوانہ وار چلا آیا لوگوں نے گھیر کر لاٹھیوں سے مار ڈالا؛

لاہور پشاور اور ڈیرہ اسمعیل خاں کی فصلوں کو اولوں سے بہت نقصان پہنچا؛

مہاراجہ صاحب بیکانیر کرنل وسنٹ کے ساتھ ریوا میں شکار کھیل رہے ہیں ماہ آیندہ میں رونق افروز شملہ ہونگے؛

ڈیوک اور ڈچس آف کیناٹ کامیابی سے ایرلینڈ کا دورہ فرماکر انگلستان واپس تشریف لے آئے وہاں کے لوگوں نے نہایت عقیدتمندی سے استقبال کیا؛

نئی آئرش کونٹی کونسل کے پہلے اجلاس میں ہوم رول اور رومن کیتھلک یونیورسٹی کے قایم کرنے کی تائید میں ریزولیوشن پاس ہوئے؛

جارجیا واقعہ امریکہ میں ایک حبشی نے ایک زمیندار کو قتل کر کے اسکی بیوی کی عصمت میں خلل ڈالا تھا لوگوں نے اُسکو زندہ جلا دیا؛

ایڈیٹوریل نوٹس

سوڈانی مہدی

کرزن گزٹ مطبوعہ یکم اپریل نے "مرحوم مہدی کی لاش۔ تحفۂ سر۔ عیسائیت اور اسلام" ایک عالم آشوب مضمون لکھا ہے اس سے تمیز اور تہذیب دونوں پناہ مانگتی ہیں لارڈ کچنر کی شان مبارک میں ایسے گستاخانہ اور بے ادبانہ الفاظ استعمال کئے ہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ دیسی اخبارات آزادی کے عطیہ کی قدر کرنا نہیں جانتے ایسے ہی لوگوں کی مہربانی سے سڈیشن ایکٹ جاری ہوا ہے ؛

یہہ جو آپ نے اس موقع پر عیسائیت اور اسلام کا مقابلہ کرتے ہوئے عیسائیت پر زہر اُگلا ہے یہہ گویا اسلام کا خاصہ ظاہر کیا ہے۔

لارڈ کچنر نے ملکی اور مقامی مصلحتوں اور موقع جنگ اور عبرت پیدا کرنے کے حالات کے لحاظ سے بصورت سپہ سالار خدیو مصر کے مہدی کے سر کو وادی حالفہ میں دفن کرادیا تو لارڈ موصوف کے پاس ایسا کرنے کے لئے کافی اور معقول وجوہات تھے اور جو کچھ کیا خوب سوچ سمجھکر کیا جیسا کہ لارڈ کرامر کی پارلیمنٹ میں بھیجی ہوئی رپورٹ سے ظاہر ہے۔

ملک سوڈان کی اصلی مالک ایک اسلامی سلطنت یعنے مصر ہے اور مہدی اس اسلامی سلطنت کے قانون ملکی و قانون شرعی کے رو سے باغی قرار پاچکا تھا اور پندرہ سولہ برس کے عرصہ تک علم بغاوت بلند کرکے ہزارہا مسلمانوں کو قتل و غارت کیا مسلمانوں کے دیہات اور قصبات جلادئے اور وہ کون سے جور و ستم تھے جو اس مہدی کے ہاتھ سے سلطنت مصر کے مسلمانوں پر نہیں ہوئے ؟ انگریزوں نے منجانب خدیو مصر بہ حیثیت ایک مسلمان فرمانروا کی حمایت کے فوج کشی کرکے ایک اسلامی سلطنت اور لاکھوں مسلمانوں کو ایک ظالم کے پنجہ سے چھڑادیا اسلامی سلطنت میں امن و امان قایم کرکے اہل اسلام کی جان و مال کی حفاظت کے لئے اعلیٰ درجہ کی جان نثاری اور جانفشانی کی یہاں تک کہ جنرل گارڈن جیسے لایق اور قابل شخص کو اہل اسلام کی بہتری اور بہبودی کے واسطے فدا کردیا ان تمام احسانات کا شکریہ ادا کرنے کے بجائے اُلٹا عیسائیت پر زہر اُگلنا کرزن گزٹ ہی کی لیاقت اور معاملہ فہمی اور حق شناسی ہے۔

اسی مہدی کے جانشینوں کی لوٹ مار اور فتنہ انگیزیوں سے حکومت مصر تباہی اور بربادی کے کنارہ پر پہنچکر ایسی مالی مشکلات میں پھنس گئی تھی کہ اگر انگلستان مدد نہ کرتا تو درویشوں کے دست تعدی و تطاول سے اس کا خاتمہ ہوگیا ہوتا۔

کسی ایک شخص یا چند شخصوں کے ذاتی افعال اور حالت پریشانی کی حرکات کو پیش نظر رکھکر بالعموم عیسائیت پر شتر شکستہ مہار کی طرح قلم کو مطلق العنان چھوڑدینا شاید اسلام ہی کی تعلیم میں جائز اور مباح سمجھا گیا ہے شریعت اسلامی تو ایسے احکام سے پُر ہے کہ جن میں مرے یا جیتے باغیوں کے ساتھ کسی رحم و رعایت و عزت کی اجازت نہیں ؛

اورینٹل لائبریری

ایک صاحب لکھتے ہیں کہ ہندوستان میں بڑی ضرورت ہے کہ ایک ایسی لائبریری بنائی جاوے جس میں ایشیا کے مذاہب کی نسبت اگر کوئی صاحب کچھ لکھنا چاہیں تو کتابیں جن سے اُس کو مختلف مذاہب کا اصلی حال معلوم ہو سکے دستیاب ہو سکیں مثلاً پروفیسر میکس مولر اور سر مانیر ولیم کی تصنیفات یا اور اسی قسم کی کتابیں اس کے ساتھ وہ یہہ بھی کہتے ہیں کہ یہہ لائبریری نورافشاں سے متعلق ہو ہم بھی اس تجویز کو پسند کرتے ہیں اور اس قسم کی لائبریری کی ضرورت کو محسوس کرتے ہیں چنانچہ ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے ناظرین اس امر میں اپنی اپنی رائے سے بذریعہ کارڈ مطلع فرماویں ہم نے خیال کیا ہے کہ اگر کم سے کم سو صاحبان اس لائبریری کی ممبری اختیار کرلیں اور کم سے کم ایک روپیہ سالانہ چندہ دینے کے لئے تیار ہوں تو ہم ایسی لائبریری بنانے کو تیار ہیں چنانچہ وہ صاحبان بھی کہ جو اس کے ممبر ہونا چاہتے ہیں مہربانی کرکے اپنا نام اور پتہ لکھکر ہمارے پاس ارسال فرماویں۔ سو ممبروں کے نام درج رجسٹر ہونے پر چندہ بھیجنے کے لئے ہم خود اطلاع دیں گے انتظام ایسا کیا جائیگا کہ تمام ممبروں کو کتابوں کے مطالعہ کرنے کا موقع ملیگا ؛

فری اسٹیٹ کانگو نمایش پیرس میں کوئی چیز بھیجنا نہیں چاہتی کیونکہ اُسے خوف ہے کہ برٹش نوآبادیونکا ذخیرہ اُسکے مال کو مات کردیگا ؛

بقیہ

مسیحی بزرگونکے حالاتِ زندگی

کا

مقدمہ

دیکھو نورافشاں مطبوعہ ۲۸ اپریل ۱۸۹۹ء

میرے تجربہ میں اس کے چھ سبب ہیں جن کو میں نے سخت کاوش اور تجسّس سے معلوم کیا ہے۔

اوّلاً۔ ہمارے اس تاریک ملک ہندوستان میں (اور ملکوں میں یہہ دستور نہیں) بندھا ہوا قاعدہ ہے کہ جو شخص ادنےٰ درجہ سے اعلیٰ رتبہ پر پہنچتا ہے۔ تو وہ اپنا حال لکھنا اپنی کسرِ شان تصور کرتا ہے اپنی ولادت کے وقت کی حالت اور اپنے حسب و نسب کو پوشیدہ رکھتا ہے اس وجہ سے ان امروں کو جو اُس کے اقبال کا باعث ہوئے اور جن سے اُس نے عزت حاصل کی (تعجب ہے کہ یہہ سمجھکر بھی کہ اوروں کو فایدہ پہنچیگا) نہیں لکھتا۔ حالانکہ اس میں ہماری بڑی لیاقت اور بڑائی ہے کہ ادنےٰ سوسائٹی سے نکلکر اعلیٰ سوسائٹی کے ممبر بن جائیں ہماری رائے کو چولھے میں جھینکو اور بھاڑ میں جانے دو بدیہی طور پر دیکھو کہ اُس شخص کی زندگی کیسی تحسین و آفرین اور مرحبا و صل علےٰ کے قابل ہے کہ ایک ادنےٰ سے اعلیٰ ہوگیا ہم تو اس کے پرلے درجہ کے ماہر ہیں تم اس سلسلہ کے ذریعہ سے ماشاء اللہ دیکھوگے کہ بہار دیتا ہے۔ شاعر مخترع۔ اپنے اپنے ادنےٰ درجہ سے اعلیٰ رتبہ پر پہنچے اُن کی ابتدائی حالت میں اگر غور کرو تو حیران ہوجاوٗگے کہ ایک ادنےٰ رتبہ سے کیسے جلیل المنقبت عہدوں پر پہنچے اکثر پیغمبر اور مہاتما مفلس محض تھے جناب باری تعالیٰ و تقدس کی ذات اور صفات کے تصدق کہ وہ کس کس عروج کو پہنچے قیامت کے بعد بھی اُن کی جان نثاریاں یادرہینگی اچھا اُن کو جانے دو مبارک مہاتما کے مبارک سپوت اَبُوالفَیض فَیضیؔ فیّاضیؔ اور اَبُوالفَضلؔ کی سوانح عمریوں اور سرگذشت زندگی میں دیکھو اور خود اپنے زمانہ کے فلاسفر مبارک کے حالاتِ زندگی میں ملاحظہ کرو کہ کیا سے کیا ہوگئے پھر مِیرزا مَہدی کوکبؔ کے حالات میں غور کرو کہ نادر شاہ جیسے جلّاد سفاک بادشاہ کے ہاں کیسا رسوخ رکھتا تھا اللہ اکبر ہم کو اس وقت سٹیونسن یاد آیا یہہ ریلوے گاڑی اسی آفت کے پرکالے کی ایجاد ہے ہمارا بوڑھا صوفی کہتا ہے دیکھو حاشیہ میں کیا ان بڑے بڑے اور مشہور آدمیوں بَنَدۂ عِشق شُدی ترکِ نسب کُن جامی کے حالات ہم کو کہ دَریں رَاہ فُلاں اِبنِ فُلاں چیزی نیست اس بات پر آمادہ نہیں کرتے کہ ہم بھی اپنے آپ کو معزز اور مشہور بنا سکیں اے ذوالاحتشام ناظرین جب ہم اس فانی سرائے سے جاودانی ملک کو جائیں تو آثارِ صنادید اس نیت اور ارادے سے چھوڑ جائیں کہ ہمارے پس ماندگاں ہمت کے جہاز پر سوار ہوکر جب زندگانی کے سمندر میں چلیں تو ان آثارِ صنادید کو دیکھ دیکھکر دلیر ہوجائیں اور حوصلہ نہ ہار جائیں ؛

ثانیاً۔ ہمارے اہلِ وطن سوانح عمری لکھنے اور پڑھنے کے فوائد ہرگز نہیں جانتے گو یہہ بات اب چنداں بحث طلب نہیں کیونکہ مفصل اور مشرّح اس کے فایدے مذکور ہوچکے اور ہورہے ہیں سوانح عمری لکھنے کے فائدوں میں سے ایک یہہ بہت ہی لاثانی فایدہ ہے۔ کہ جب کوئی شخص اندوہ اور مصیبتوں میں گرفتار ہو تو وہ بڑے بڑے عالموں فاضلوں اور فلاسفرونکی سوانح عمری پڑھے اور جو صدمات اور تکلیفیں اُن پر گذری ہوں تأمل اور غور کی نظر سے اُن کو ملاحظہ کرے تو امید ہے کہ نہ صرف اُس کا اندوہ اور مصیبتیں ہی دور ہوجائینگی بلکہ آیندہ کو وہ آپ صد درجہ کا جانکش اور دریا نوش بن جائیگا یہہ ایک قاعدہ کی بات ہے کہ لوگوں کے تجربے دیکھتے دیکھتے انسان آپ بھی تجربہ کار ہوجاتا ہے فنِ تاریخ دنیا میں ایک ایسا فن ہے کہ ہر زمانہ اور ہر قوم کے روشن ضمیر اور شایستہ لوگوں نے دل و جان سے اسکو عزیز سمجھا ہے کیا اُن روشن ضمیر اور شایستہ لوگوں نے اس فن کو قصہ کہانی عشقیہ جھوٹے اور لغو محض ناول اور سٹوری سمجھکر عزیز سمجھا ہے نہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ اس وجہ سے دل و جان سے اسکی قدر و منزلت کی ہے کہ تاریخی آدمیوں کے تجربوں کو اپنے تجربے بنائیں اور اُن سے عدیم النظیر فایدے اُٹھائیں۔

ثالثاً۔ ہمارے ملک کے باشندے سیر و سیاحت کو بہت ہی ناچیز بلکہ بے فایدہ محض سمجھتے ہیں اس کی جانب مایل ہونا تو بالائے طاق رہا اگر کچھ لوگ جن کو دل چلے کہنا چاہئے نکلے بھی ہیں تو بہت ہی کم ہیں یہاں تک کہ اُن کا شمار اُنگلیوں پر ہوسکتا ہے اور طرفہ بر طرہ یہہ کہ اپنی ہوا و ہوس کے پورا کرنے کو جاتے ہیں اپنے اہلِ وطن کے فایدہ کے لئے نہیں جاتے اور سخت تر از سخت افسوس اُن پر یہہ ہے کہ ہرگز ہرگز اپنی یادداشتیں نہیں لکھتے مہذب ملکوں کے رہنے والے اوّل تو سیر و سیاحت کو بھی اپنی تعلیم کا جزوِ اعظم سمجھتے ہیں اور اگر سیر و سیاحت نہ ہو تو اپنی تعلیم کو اُدھوری اور غیر مکمل خیال کرتے ہیں اور صرف اپنی تعلیم کا جزو ہی نہیں سمجھتے بلکہ اِس میں اپنے ہم وطنوں کی بہبودی اور بھلائی بھی مرکوزِ خاطر ہوتی ہے اور یہہ کہ بے مہار شتروں کی مانند بادہ گردی کے بعد یوں ہی واپس نہیں آجاتے بلکہ آبدار موتیوں اور قیمتی جواہر کا خزانہ بھی اپنے ہمراہ لاتے ہیں یعنے جس ملک کا سفر کرتے ہیں واں کے رہنے والوں کی طرزِ معاشرت اور اُن کے عیوب اور اُن کی صفات اپنے سفرناموں میں اس خالص نیت سے کہ اپنے ملک اور اہلِ ملک کو فایدہ پہنچے درج کرکے

اُن کو انسب ذریعوں سے شایع کرتے ہیں مہذب ملکوں کے باشندوں کی طرح سے جو علمی اور تاریخی جستجوؤں پر مرتے ہیں اُس کو جانے دو سادی باتوں کو ہی لکھتے جاؤ مگر کیا مقدور کہ ایسا کریں قدیم اور جدید انگلستان کے فلاسفروں کے سرتاج اور فخر لارڈ بیکین کہتے ہیں کہ علم کے حصول کے بعد سفر کرنا چاہئے کیونکہ یہہ بھی فی نفسہٖ ایک علم ہے یہاں تک لکھکر وہ کہتے ہیں کہ ہم کو نہایت تعجب ہے کہ اگر کوئی شخص سمندر کی سیر کرتا ہے تو وہ ایک سفرنامہ لکھتا ہے مگر جب ملکوں کی سیر کرتا ہے تو کچھ نہیں لکھتا حالانکہ سمندر میں تو پانی ہی پانی ہے اور ملکوں کی سیاحت میں یادداشت کا ایک مسلسل سلسلہ قایم رہتا ہے۔ تم کلامہٗ - باقی آیندہ

چوتھا باب

مسیح کی تعلیم کی بنیاد

کہ خدا باپ ہے

تعلیم جو خدا کی بابت ہے سو بنیادی ہے۔

مسیح کی بنیادی تعلیم لفظ "باپ" میں ہے۔

ہم مسیح کی قدر ضد ہیں۔

(۱) ہم خدا کی پہچان میں غلطی سے بچگئے۔

(۲) باپ کی پہچان مسیح کی ساتھ روحانی شراکت سے ملتی ہے۔

"باپ" کی معنی مسیح کی صفت میں ظاہر ہوئے مسیح کی ساری تعلیم اور انسان کی اُمید اس بنیاد یعنی "باپ" پر ہے۔

جب کہ ہم نے مسیح کی تعلیم کے بڑے مطلب کو دریافت کیا یعنے "خدا کی بادشاہت کی بابت" تو ہم آگے تحقیق کرینگے کہ آیا اُس کی تعلیم کی کوئی حقیقی بنیاد ہے کہ نہیں جس پر وہ قایم ہے۔ مسیح کی تعلیم میں بہت سے جُدے جُدے قسم کے بھاری بھاری مضمون ہیں جو ثبوت یا منطقی حکمت سے باہم متعلق نہیں ہیں اُس کی حقیقتیں اصلی ہیں اور کسی دوسری مدد یا ملاؤ کی حاجت نہیں اور محقق آدمی اُسے جھٹ پٹ قبول کریگا۔ لیکن ہم بیشک مسیح کی تعلیم میں خدا کی بابت اُس کی ساری تعلیم کی ایک خاص بنیادی بات پائیں گے۔ تھوڑا غور کرنے سے ہمیں معلوم ہو جائیگا کہ جو جو بھاری باتیں ہماری اور ہماری آخرت کی بابت پوچھی جاتی ہیں اُن کا جواب خاصکر کے اُس تعلیم پر جو خدا کی نسبت ہے منحصر ہے یہہ ہم سبھوں کو معلوم ہے کہ ہم زندگی رکھتے ہیں لیکن یہہ نہیں معلوم کہ ہم نے کس طرح اُسے پایا؟ کہاں سے ہم آئے؟ ہم کہاں جائیں گے؟ ہمارے حقوق اور فرائض کیا ہیں؟ اور کس واسطے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہم اپنے فرض کے محکوم ہیں؟

ان ساری بھاری بھاری باتوں کا جواب خدا کی بابت کی تعلیم پر موقوف ہے جس پر ہم چلتے ہیں انسان طرح طرح کے خیال اور اعتقاد خدا کی بابت رکھتے ہیں خواہ کوئی خدا کا منکر ہو خواہ کوئی ایسا دعوی کرے کہ آدمی خدا کو پہچان نہیں سکتا خواہ یہہ اقرار کرے کہ خدا واحد اور ہمارا قادر مطلق خالق ہے تو ان جُدے جُدے خیالوں میں کسی نہ کسی میں ہمارے ایمان کی جڑ پائی جاتی ہے جو ہمارے سارے کاموں اور خیالوں پر اثر کرتی ہے۔ اِس ایمان کی جڑ کے دریافت کرنے میں مسیح کی تعلیم میں جو خدا کی نسبت ہے ایک لفظ "باپ" آتا ہے جسے ہر کوئی آسانی سے پہچان سکتا ہے اور جس کی تعلیم دوسرے مذہبوں کی تعلیموں میں نہیں پائیجاتی ہے۔

مسیح کی تعلیم میں انجیلوں میں سب سے پہلے یہی لفظ سامریہ کے کنوے پر سامری عورت کو بتایا گیا دیکھو (یوحنا ۴: ۲۱-۲۴) جس میں خدا "باپ" کے نام سے بار بار بتایا جاتا ہے ابھی ہم نے کہا کہ یہہ تعلیم خدا کی بابت خاص مسیح کی ہے جیسے کسی دوسرے نے نہیں دی۔ بیشک چین ملک میں کانفوسیس نے اور ہندوستان میں بودہ نے جو مسیح سے کئی صدیوں پہلے تھے زندگی اور چال وچلن کی بابت بہت سی اچھی اچھی باتیں اور قانون سکھلائے لیکن انہوں نے خدا کی بابت کوئی تعلیم نہیں دی معلوم ہوتا ہے کہ ان دونوں کی یہہ سمجھ تھی کہ خدا کی پہچان آدمی کے فہم میں آ نہیں سکتی۔

ہم یہہ قبول کرسکتے ہیں کہ ہند کے قدیم باشندے جو وید کو مانتے تھے آسمان کی طرف جہاں سے اُن پر فایدہ بخش برکتیں اُتریں نگاہ کرکے (Heaven Father) "آسمانی باپ" کا نام دے کے اُس کی پرستش کرتے تھے لیکن اُن کا گمان مطلق مسیح کی تعلیم تک نہیں پہنچا کہ خدا ہمارا باپ ہے۔ وہ صرف ایسے ہی بولتے تھے جیسے ہم گیتوں میں "پرتھوی ماتری" بولتے ہیں۔

پھر یونانیوں میں افلاطون دیوتاؤں کی کہانیوں میں "جہان کے باپ اور خالق" کا ذکر کرتا ہے لیکن افلاطون کی تعلیم اور سمجھ میں خدا آدمیوں سے بہت دور کا رشتہ رکھتا ہے اور "باپ" کا ایسا نزدیکی رشتہ اُس کی تعلیم میں پایا نہیں جاتا ساری قدیمی قوموں کی بہ نسبت یہودی لوگ خدا کی پہچان حاصل کئے ہوئے تھے اس لئے وہ اُس حقیقی اور ابدی خدا کی پرستش کرتے تھے جسکی تعلیم یسوع نے دی۔

خدا کی پاکیزگی اور صداقت کا ذکر اُن کے نوشتوں میں خوب صاف پایا جاتا ہے اکثر اُس کی مہربانی اور رحم کا حال بھی ملتا ہے اور بعض وقت اُن کے دلوں میں یہہ خیال آیا کہ خدا اسرائیلی قوم کا خاص باپ اور اُن کی قوم کا روحانی بادشاہ تھا۔ مثلاً ہم ایسی ایسی باتیں عہد عتیق

میں باتے ہیں (خروج ۴: ۲۲) "اسرائیل میرا بیٹا بلکہ میرا پہلوٹا ہے" پھر (ہوسیع ۱۱: ۱) "جب اسرائیل لڑکا تھا میں نے اُس کو عزیز رکھا اور اپنے بیٹے کو مصر سے بُلایا" پھر (زبور ۸۹: ۲۷) "میں اُسے یعنے داؤد یا داؤد کے بیٹے کو اپنا پہلوٹا ٹھہراؤنگا اور زمین کے باشندوں سے بالا" لیکن یہہ اعلیٰ ایمان کہ خدا ایک ایک آدمی کا اور سب لوگوں کا باپ ہے عہد عتیق میں کہیں نہیں ملتا اب ہم اِس جگہہ میں ایک کامل اور کافی ثبوت یسوع مسیح کی تعلیم سے پیش کرتے ہیں جس سے معلوم ہوگا کہ عہد عتیق میں اور انجیلوں میں کیا بڑا فرق ہے۔ صرف متی کی انجیل ہی میں مسیح کی تعلیم میں "باپ" "میرا باپ" "تمہارا باپ" اور "وہ باپ" چالیس دفعہ سے بھی زیادہ آتا ہے [مگر زبور کی کتاب میں (جو دینی عبادت میں یہودیوں میں عزیز اور اعلیٰ اور خاص تھی) اور صادق لوگوں کا اشتیاق جو خدا کی طرف ہے پورے طور پر ظاہر کرتی ہے] کسی جگہہ خدا کی بابت باپ کا نام نہیں پایا جاتا۔ خدا کی بابت کہ "وہ باپ ہے" ایسی انوکھی اور بھاری تعلیم ہے کہ ہم مسیح کے قرضدار ہوگئے اور ہمارے لئے اچھا ہوگا کہ ہم تھوڑی دیر تک اس بات پر غور کریں تاکہ ہم اُس کی ٹھیک قدر کریں کیونکہ نہ صرف یہودی اور اُس زمانہ کے لوگ مسیح کی تعلیم کے احسان مند اور قرضدار تھے لیکن ہر ایک زمانہ کے لوگ اور خاصکر کے اس زمانہ کے لوگ بھی قرضدار ہیں۔ اِس میں دو بھاری اور بے بہا باتیں جن کے ہم قرضدار ہیں پائی جاتی ہیں یعنے ایک تو یہہ کہ ہمارا قوی توکل ہو جاتا کہ خدا ہے اور دوسرے یہہ کہ ہمیں یقین ہو جاتا کہ وہ باپ ہے۔ بہت سے لوگ اور قومیں خدا کی بابت شک اور دُھندھلے میں ہیں کہ اُن کے دل میں خدا کا پورا علم نہیں ہے وہ بھی جو کہ عالم اور دانا تھے خدا کی ہستی اور اُس کی ذات اور صفات کی بابت بہت سی غلطیوں اور بے اعتقادیوں اور شکوں میں پڑے تھے اور نیک اور راست لوگ ہمیشہ اس بات سے تکلیف میں تھے کہ اُن کو پکی خبر نہیں تھی کہ اِس دنیا کا حاکم کون اور کس طرح کا ہے۔ باقی آیندہ

آریا خیالات کی تاثیر

آریا پتر کا مورخہ ۱۵ مارچ میں ایک ریمارک اِس مضمون کا دیکھا گیا کہ آریا خیالات کی مذہبی دنیا میں بڑی تاثیر ہوئی ہے جب سے اُس نے کام شروع کیا ہے بہت سی سوسائٹیں سبھائیں اور مجلسیں ظہور میں آئی ہیں اور وہ سب کے سب مشابہت کے طریق پر اور بعض صورتوں میں اُسی طریق پر کام کر رہی ہیں انجمن حمایت اسلام کا سالیانہ اجلاس سناتن سبھا کے جلسے پنجاب کی قومی اور مجلسی کانفرنس یہہ کیا ہیں محض آریا سماج کے سلسلہ وار کام کی نقل ہے۔ ایک ایسا وقت تھا جبکہ ویدوں کے منتروں کو عورتوں اور شودروں کی مرکب سبھا میں سُنانا ایک ناپاک کرنیوالا قصور سمجھا جاتا اور جس سزا کا پرانوں میں ذکر ہے عام لکچروں میں اُس کا ذکر کیا جاتا تھا لیکن یہہ ایک عجیب بات ہے کہ جو لوگ سماج کے ایسے مخالف تھے ویدک منتروں کو جوتیاں پہنے ہوئے اپنے سامعین کے آگے جن میں شودر اور عورتیں شامل ہیں سُناتے ہیں سچائی کی اِس قدر زبردست طاقت ہے کہ بعض اوقات اُس کے مخالفوں کو بھی اُس کا فرمان ماننا پڑتا ہے۔

جواب

کیا خوب ہوتا اگر اخبار آریا پتر کا اس ریمارک کے درج کرتے وقت خداوند مسیح کے اس قول کو "جو قیصر کی چیزیں ہیں قیصر کو دو جو خدا کی ہیں خدا کو دو" پیش نظر رکھکر سوسائٹیں سبھائیں مجلسیں قایم کرنے اور مذہبی دنیا میں چالاکی پیدا کرنے اور لوگوں کو جگا دینے کی صفات کو بجائے آریا صاحبان کے مشنری صاحبان سے منسوب کرتا جو درحقیقت اس کے مستحق ہیں کیونکہ جب تک مشنری اس ملک میں نہ آئے تھے اس قسم کی سوسائٹیوں کا نام و نشان تک نہیں پایا جاتا تھا اب جو آریا سماج میں اتوار کے دن کو عبادت کا دن مقرر کیا جانا اور عبادت کا طریق یہہ کس کی تقلید ہے کیا مشنری صاحبان کی نہیں؟ رہا یہہ کہ آریا صاحبان جوتیاں پہنے ہوئے ایسے سامعین کے آگے جس میں شودر اور عورتیں بھی ہوں ویدک منتر سُناتے ہیں یہہ بات بھی اُن کو مشنری صاحبان کی تقلید سے حاصل ہوئی ہے جب آریا صاحبان نے مشنریوں کی عبادت کے وقت دیکھا کہ یہہ لوگ خدا کا کلام پڑھتے وقت پاؤں سے جوتا نہیں اُتارتے اور اُن کی سبھا میں مرد عورت سب موجود ہوتے ہیں تو اسی طریق پر آپ نے بھی کارروائی شروع کردی اور یہہ کہ اس کی تاثیر دیگر مذاہب پر پڑی مثلاً اسلام جس نے آریا صاحبان کی تقلید پر انجمن حمایت اسلام کا سالیانہ جلسہ شروع کیا یہہ بات بھی یاد رہے کہ دیگر مذاہب پر اثر اُسی مذہب کا پڑا کرتا ہے جو اپنے مذہبی احکامات کی تکمیل کو عملاً دکھلاوے مگر ہم نے تو جہاں تک دیکھا اس کا عمل محض گفتنی ہی نظر آیا اور علاوہ اس کے جو کچھ مسلمانوں کے خیالات پنڈت لیکھرام کی تصنیفات کی بابت ہیں اس سے خود ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام والے آریا صاحبان کی تقلید پسند کرتے ہیں یا کہ نہیں نیز یہہ کہ سچائی کی جھنک بڑی طاقت ہے ہم اس میں متفق ہیں کہ یہہ مخالفوں پر غالب

آتی ہے مگر مسیحیت کی بنیاد ہی سچائی پر ہے بلکہ مسیحیت خود ایک سچائی ہے اس لئے ہم قوی امید رکھتے ہیں کہ یہہ ہر عالم پر غالب آئیگی اور اس کے الہی بانی کا قول کہ ایک ہی گلہ اور ایک ہی گڈریا ہوگا ضرور پورا ہوگا ؞

راقم

یکے از ناظرین

سکھ مت میں بت پرستی اور تیرتھ پرستی کی ممانعت

سکھونکا انگریزی اخبار "خالصہ" بڑی سرگرمی کے ساتھ تیرتھ پرستی اور بت پرستی اور آدمی پرستی وغیرہ کے برخلاف کئی نمبروں میں گرنتھ صاحب کے شبدوں کے ساتھ بحث کرتا ہے اور بڑی سعی و کوشش سے اس امر کا مستدعی ہے کہ سکھ لوگ عام ہندؤں کے ساتھ ایسی باتوں میں نہ پھنسیں بلکہ علیحدہ ہو کر خالص سکھ مت کو مانیں جیساکہ گرنتھ صاحب میں تعلیم ہے خالصہ مطبوعہ ۵- اپریل ۱۸۹۹ء میں ذیل کے شبد آد گرنتھ صاحب سے نقل کرکے تیرتھوں کی پرستش کی تردید کرتا ہے ؞

پوجو رام ایک ہی دیوا- ساچا نہاون گور کی سیوا ؞ جل کے مجن جے گت ہووے- نت نت مینڈک نہاوے ؞ جیسے مینڈک تیسے آدمی نر- پھر پھر جونی آوے ؞ من کٹھور مرے بنارس- نرک نہ باچیا جائے ؞ ہر کا سنت مرے ہاڑمبے[*]- سگلی سین ترائے ؞ دنس رین بید نہیں ساشتر تہاں بسے نرانکارا- کہہ کبیر نر تسے دھیاوے- باورا سنسارا ؞

مطلب- ایک ہی خدا کی پرستش کرو سچا غسل گورو کی خدمت کرنا ہے اگر پانی کے غسل سے نجات ہووے تو مینڈک روز روز نہاتے ہیں ایسے آدمی مینڈک کی طرح سے لوٹ لوٹ کے جونوں میں آوینگے اگر سنگدل بنارس میں مرے وہ بہشت میں داخل نہ ہوگا- اگر خدا کا پرستار ہاڑمبے میں مرے نہ صرف آپ بچیگا بلکہ اپنے ساتھ اپنے کنبے کو نجات دلوائیگا جہاں دن اور رات کا شمار نہیں اور وید اور شاستر بھی کچھ نہیں پہنچتے وہاں نرانکار (یعنے غیر مادی خدا) بودوباش کرتا ہے- کبیر کہتا ہے اے آدمی اُس کو مان- دنیا نادان ہوگئی!

ہم ان شبدوں کے ساتھ پورا اتفاق کرتے ہیں اور صرف اکیلے خدا کی پرستش پر ہی سچائی کی بنیاد جانتے ہیں مگر ہم کو سکھوں کی عملی کارروائیوں پر تعجب آتا ہے کہ وہ اگرچہ روشنی کے زمانے میں علم و عقل سے روشن ہو کر ایسی باتوں کو سمجھنے لگے ہیں اور ایسی پرستش کے از روئے گرنتھ صاحب کے شبدوں کے مخالف ہو رہے ہیں لیکن اگر سچ دیکھا جاوے تو سکھ لوگ عام ہندؤں کے ساتھ اُن تمام باتوں میں شریک ہیں جنکی تردید گرنتھ صاحب کرتا ہے ذیل میں ہم ہندؤں کے مقابلے میں سکھوں کی پوجا کا ذکر کرتے ہیں-

یوں تو ظاہرا ہر ایک تیوہار میں ہندؤں کے ساتھ سکھ بھی شامل ہوتے رہتے ہیں لیکن اگر بالفرض وہ علیحدہ بھی ہوں تو وہ بھی اُن کی طرح ایسی باتوں کو مانتے ہیں مثلاً

ہندوؤنکے تیرتھ	سکھونکے تیرتھ
گنگا- جمنا- کاشی- جگن ناتھ بدری ناتھ وغیرہ وغیرہ-	امرتسر- انندپور- کیر تپور- دہرہ پٹنا- تلونڈی- وغیرہ وغیرہ-

ہندو گایتری وغیرہ پڑھتے- سکھ جپ جی وغیرہ پڑھتے- ہندو مندروں اور ٹھاکر دواروں کو مانتے- سکھ گوردواروں اور سمادھوں کو مانتے- ہندو چوبیس اوتاروں کو مانتے- سکھ دس گوروں کو مانتے ؞ ہندو برہمنوں کو عزت دیتے- سکھ سوڈھیوں کو عزت دیتے- ہندو ترسول وغیرہ رکھتے- سکھ جھنڈے کھڑے کرتے-

غرض کہ جو بات ہندو مانتے وہی بات دوسری طرح سے سکھ لوگ مانتے ہماری سمجھ میں دونوں باتوں میں کچھ فرق نہیں پھر اس طرح سچے خدا کی پرستش کس طرح ہوئی یہہ تو صرف زبان سے کہنا ہے نہ کہ عمل میں کر دکھانا ہم تو صرف سچائی کو ظاہر کرنا چاہتے ہیں نہ کہ جھگڑا کرنا اور بحث کرنا اس لئے ہم انجیل مقدس کی بیش بہا نجات بخش تعلیم کو پیش کرتے اور عرض کرتے ہیں کہ خالص تعلیم یہہ ہی ہے کہ جس کے ذریعہ سے انسان نہ صرف وہمات سے خلاصی پاوے بلکہ اپنی بیش بہا جان کو بچاوے اور خدا کی قربت کو حاصل کرے اور وہ صرف خدا ہی کا کام ہے نہ کہ کسی انسان کا- ہم جگہہ پرستی- بت پرستی- آدمی پرستی- کتاب پرستی- وغیرہ وغیرہ کے مخالف ہیں ہماری نجات ان باتوں سے بالکل ہو نہیں سکتی بلکہ محض خدا سے ہوگی جو سب کچھ کر سکتا ہے اور وہ خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے ہوئی جو خدا کا شبد تھا اور آدمی کے بچانے کے لئے دیہہ دھارن ہوا اور اُس پر ایمان لانے سے انسان کو نجات ملتی ہے ؞

راقم

جے- ایس

جاگتے رہو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ کس گھڑی تمہارا خداوند آویگا

(متی ۲۴: ۴۲)

اگر اس مضمون کی تصویر کھینچی جائے تو ناظرین ذرا دل کی آنکھوں سے بغور دیکھ لیں کہ ایک بڑا اونچا پہاڑ

[*] نوٹ- بنارس کے پاس ہاڑمبے نامی ایک جگہہ منحوس مانی جاتی ہے اور ہندو لوگ کہتے کہ اگر وہاں آدمی مرجاوے تو سیدھا دوزخ کو جاتا ہے ؞

ہمارے سامنے واقع ہی سبزہ بہت ہی اور درخت زیتون کے بکثرت اور اونچے اونچے معہ اپنے خوشنما پھلوں کے اور اُس وقت ایک ہمارا ہم جنس تن تنہا اُس کے اوپر بیٹھا ہوا اُس کے آس پاس کے منظر کو بغور دیکھ رہا ہی اُس کی نظر خاصکر ایک عمدہ عالیشان اور مقدس شہر یروشلم پر جا کے ٹھہری ہو جاتی ہی کیونکہ دیکھئے اِس جگہہ وہ شہر کیا ہی خوبصورت معلوم ہوتا ہی اس کی بھولی بھولی صورت سے ظاہر ہی کہ وہ اس وقت بےچین ہی غم سے بھرا ہوا ہاں بلکہ بغور دیکھئے اور وہ روتا ہوا معلوم ہوگا ذرا ٹھہرو اور دیکھو اور وہ چار شخص اُس پہاڑ پر چڑھتے نظر آتے ہیں۔ ذرا چل کے دیکھیں یہہ کون ہیں؟ او ہو یہہ پطرس۔ یعقوب یوحنا۔ اور اندریاس ہیں آپ کہاں تشریف لے جاتے ہیں؟ اپنے اُستاد خداوند یسوع مسیح کے پاس جو کہ ابھی ہم کو چھوڑ کے اکیلا پہاڑ پر چڑھ گیا ہی ہمیں جلدی جانے دو کہ ہمیں اُس سے کچھ کہنا ہی ذرا سنئے کہ وہ کیا کہہ رہے ہیں "اے خداوند تیرے آنیکا کیا نشان ہی؟ (متی ۲۴: ۳)" "یہہ کہ سورج اندھیرا ہو جائیگا اور چاند اپنی روشنی نہ دیگا۔ ستارے آسمان سے گر جائیں گے اور آسمان کی قوتیں ہلائی جائینگی تب ابنِ آدم کا نشان آسمان پر ظاہر ہوگا اور اس وقت زمین کے سارے گھرانے چھاتی پیٹیں گے اور ابنِ آدم کو بڑی قدرت اور جلال کے ساتھ آسمان کی بدلیوں پر آتے دیکھیں گے" (آیت ۲۹ و ۳۰) "لیکن اُس دن اور اُس گھڑی کو میرے باپ کے سوا آسمان کے فرشتوں تک کوئی نہیں جانتا" (آیت ۳۶) "اس لئے جاگتے رہو کیونکہ تمہیں معلوم نہیں کہ کس گھڑی تمہارا خداوند آویگا۔ خدا کی یہی مرضی ہی کہ اُس کے لوگ ہمیشہ خداوند کے آنے کی تیاری میں رہیں اور حقیقت میں یہہ ایک سبب ہی کہ کیوں اُس وقت کو کوئی آدمی نہیں جانتا تیار رہیں کیونکہ نہیں معلوم خداوند کس وقت آویگا شاید ابھی یا شام کو یا صبح کو۔ شاید ہمارے مرنے کے بعد۔ ہاں ہم یہہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ دن جب کہ خداوند ہمارے مرنے کے بعد آویگا وہ دن اگرچہ ہزاروں دن کے بعد ہو تاہم ہمارے مرنے کے بعد پہلا ہی دن ہوگا مجھے ایک بڑے حکیم کا قول یاد آتا ہی کہ جس وقت اُس کے شاگردوں نے اُس سے پوچھا کہ ہم کو عاقبت کے دن کی تیاری کب سے کرنی چاہئے۔ اس نے جواب دیا کہ مرنے سے ایک دن پہلے لیکن ہم کیا جانیں کہ ہم کب مرینگے؟ اچھا تو اگر نہیں جانتے تو ابھی سے تیاری کرو۔ ہاں ہم نہیں جانتے کہ ہم کس وقت مریں گے یا وہ کس وقت آویگا پس جاگتے رہیں۔

"جاگتے رہو نہ ہو کہ وہ دن اچانک تم پر آ پڑے"۔

روح میں ہو کر جاگو ہمیں چاہیے کہ اپنی زندگی اس طور پر بسر کریں کہ اگر خداوند مسیح اچانک ہماری بغل میں آ کھڑا ہو تو ہم کو اس وقت کسی طرح سے شرمندگی حاصل نہ ہو نہ ہو کہ ہم اس وقت وہ باتیں کرتے ہوئے یا انکاموں کو کرتے ہوئے گر پڑیں جن کی بابت خداوند نے ہم کو منع کیا اور خداوند یکایک اس وقت آ پڑے اور ہم کو روحانی طور پر سوتے ہوئے پاوے جاگتے رہو دیکھو کھلی ہوئی آنکھوں سے کہ کوئی آزمایش تو ہمارے سامنے نہیں آ پڑی ہی۔ اگر ہی تو جاگیں شاید کسی خاص گناہ کا خطرہ ہو جاگو جاگو اگر ہو تو توبہ کرو شاید ہمارے سامنے کوئی ایسا موقع آ پڑا ہو کہ جس میں چاہیے کہ ہم ضرور کچھ نیکی کریں لیکن ہم اس سے درگذر کریں اور وہی موقع ہمارے خداوند کے آنیکا بھی ہو "اسلئے جاگتے رہو" شاید وہ ایسا موقع ہو جس وقت ہم کو مسیح کی مانند بنا ہو اگر ہو تو ہم کھو نہ دویں شاید ہم کو مسیح کی مانند حق پر گواہی دینی ہو یا اس کی مانند راستباز بننا ہو شاید اس کی مانند گاؤں گاؤں جا کے صلح بخشنے والی انجیل کی خوشخبری کو پھیلانا ہو۔ یا مرتے وقت تک ایمان کو قایم رکھنا ہو یا روح کی تلوار کو کام میں لانا ہو جو کہ خداوند مسیح نے بھی بیابان میں استعمال کی۔ اگر یہہ موقعے ہمارے سامنے آ پڑے ہوں یا اگر اُس کی مانند رات بھر دعا مانگنی ہو ہاں اگر اپنے بھائیوں کی خاطر جان تک دینی ہو تو ہم اس وقت سو نہ جاویں اور ان بیش قیمت موقعوں کو کھو نہ بیٹھیں نہ ہو کہ پیچھے دست افسوس مل سکے پچھتانا ہو اور رونا ہو "اسلئے جاگتے رہو"

لیکن کیوں جاگتے رہیں؟ اُن چیزوں کی حفاظت کی وجہہ سے جن کی حفاظت کرنی ہمیں لازمی ہو (متی ۲۴: ۴۲ و ۴۳) اپنے چال و چلن اور روح کی حفاظت کرنی چاہئے جو کہ ہمیشہ ہمارے ساتھ ساتھ ہیں باقی سب چیزیں ضایع ہونگی لیکن چال و چلن ہمیشہ کے لئے ہی اگر نیک ہو "اپنے دل کی بڑی سے بڑی حفاظت کر" وغیرہ دیکھئے کہ فوج کا ایک دستہ کسی جنگل میں پڑا ہوا ہی اور رات کو اس ساری فوج کی حفاظت ایک گارڈ کی محافظت پر منحصر ہی کیا ممکن نہیں کہ اگر وہ گارڈ سو جاوے اور دشمن اچانک آ پڑے اور ساری فوج بیچاری تباہ ہو جاوے "اسلئے جاگتے رہو"

پھر ہم کو دشمن کے زور سے بچنا چاہئے شیطان بڑا مکار ہی اُس سے ہوشیار رہنا ضرور ہی چھوٹے چھوٹے گناہ ہمارے اندر بے معلوم ہوئے رہ سکتے ہیں لیکن وہ روحانی بناوٹوں کو اندر ہی اندر کھوکھلا کر دیتے ہیں ایک چھوٹے سے گناہ کے پیچھے برائی کی ایک بڑی فوج انتظاری کرتی ہی کہ جو نیکیاں ہمارے اندر ہیں اُن کو برباد کر دیویں اگلے زمانہ میں یہہ دستور تھا کہ ایک فوج رات کو کسی قلعہ کو اس طرح فتح کرتی تھی کہ فوج میں سے چند ہی آدمی یا دو تین فوج سے آگے جا کے قلعہ کی دیوار میں چھید کر دیتے تھے اور پھر یا تو قلعہ کا دروازہ کھول دیتے تھے یا اس چھید کو اتنا بڑا کر دیتے تھے کہ آخر ساری فوج اندر گھس جاتی تھی اور قلعہ برباد کر دیتی تھی

ہم چھوٹے چھوٹے گناہوں کو حقیر نہ جانیں ذکر ہی کہ ایک آدمی سفر کرتے کرتے ایسے ملک میں پہنچا جہاں اُس کو ایک ایک بالشت کے آدمی ملے یہہ تھک کے بیٹھ لیا اور بہت سے وہ پست قد اس کے چاروں طرف گھیر کے ایک باریک سوت لپیٹ کر جالے کی طرح اس کے چاروں طرف لپیٹنے لگے اُس نے کہا اوہ یہہ تو صرف ایک کھیل ہی یہہ کیا ہی؟ اور یہہ کہکے خوب سوگیا لیکن جب جاگا تو کیا دیکھتا ہی کہ اس باریک سوت نے اب ایک موٹے رسّے کی مانند اُس کو جکڑ لیا جس سے کہ وہ بالکل بے بس ہوگیا یہی حال اُن چھوٹے گناہوں کا ہی اس لئے ہوشیار رہیں اور جاگتے رہیں۔

پھر ہم نہیں جانتے کہ مسیح الصاف کرنیکو کس وقت آویگا کوئی نہیں جانتا تھا کہ یروشلم کب برباد ہوگی ہم نہیں جانتے کہ کب ہم پر آزمایش یا خطرہ آپڑے دیکھئے مسیح کی تمثیل کو اگر گھر کے مالک کو چور کے آنے کی خبر ہوتی تو وہ کیوں اپنے گھر میں سیند مارنے دیتا اگر گھر کے مالک (شاگردوں) کو خبر ہوتی کہ یہہ چور (مسیح) کس وقت آویگا تو کیوں اُس سے یہہ سوال کرتے؟ چونکہ ہم کو نہیں معلوم کہ اب رات کی کون سی گھڑی ہی یا وقت ہی ہم کو چاہئے کہ "ہمیشہ تیار رہیں"۔

پھر وہ آویگا جس وقت ہم کو اُس کے آنے کی امید نہ ہو" "جس گھڑی تمہیں گمان نہ ہو" "جس وقت نوکر نہ جانتا ہو کہ اُس کا خداوند کب آویگا" پر مبارک ہی وہ نوکر جس کا ذکر اسی باب کی ۴۵ ویں آیت میں ہی جو کہ وقت بوقت اور دن بدن اپنا کام کرتا رہتا ہی وہ کام جو اس کے خداوند نے اُس کے سپرد کیا ضرور نہیں کہ ہم اس آیت کا مطلب اپنا بوجھ اُتارنے کے لئے پادری صاحبان بیچاروں کی طرف منسوب کریں نہیں مسیح ہر ایک کو کام کرنے کو دیتا ہی خواہ چھوٹا ہو خواہ بڑا ہر ایک کو کام کرنا ہی اور "مبارک ہی وہ خادم جس کو اُس کا خداوند آکر ایسا ہی کرتے پائے" جاگتے ہوئے ہی پاوے اور اپنا کام کرتے ہوئے ہی پاوے اگر تم بیکار ہو تو ساؤل کے ساتھ دعا مانگو "اے خداوند تو کیا چاہتا ہی کہ میں کروں"۔ چاہئے کہ ہم اپنا کام ہمیشہ ایمانداری سے کریں اور بالکل نہ ڈریں کہ ایمانداری سے کام کرنے کی وجہہ سے کام بڑھ جاویگا اور ذمہ واری بھی زیادہ ہوگی ہاں ضرور۔ وفادار نوکر کو کام اچھی طرح کرنے کی وجہہ سے یہہ ایک انعام ہی۔ ذرا غور کریں خداوند کے اِن کلمات پر ابھی تو صرف اپنے چاکروں پر مقرر کیا کہ وقت پر اُن کی روزی دیوے اور ابھی ۴۷ ویں آیت میں اپنے سارے مال پر مختار کر دیا زیادہ ذمہ واری ہی اِس لئے جاگتے رہو" نہ ہو کہ کام میں غفلت ہو اور خداوند "اچانک آپڑے" اور حساب طلب کرے جتنی زیادہ ذمہ واری اُتنا ہی زیادہ خطرہ اگر ہم سیڑھی کے اوّل سرے پر پہنچ گئے ہیں ہوشیار ہوں نہ ہو کہ گر پڑیں ایک قدم غلط اور بس کہاں ہیں؟ جتنے زیادہ ہم اونچے ہونگے زیادہ خطرہ گرنے کا ہوگا" اس لئے جاگتے رہو" نہ ہو کہ آزمایش کی طاقت سے دب جاوَ۔ جب کہ ہم خدمتوں پر ظلم اور سختی کرنے اور آپ متوالا ہونے میں لگ جائیں اور وہ دن اچانک ہم پر آپڑے ہاں افسوس اُن پر جنکو اُن کا خاوند آکر ایسا کرتے پاوے جن کے لئے سزا اِس جہان میں اور اس جہان میں کیونکہ ہمارا حصہ ریاکاروں کے ساتھ شامل ہو "جہاں کہ رونا اور دانت پیسنا ہوگا"" اِس لئے جاگتے رہو کیونکہ تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارا خداوند کس وقت آویگا۔ ہاں اِس لئے ہم جاگتے رہیں کیونکہ ہمیں نہیں معلوم کہ ہمارا خداوند کس وقت آویگا ؛

راقـــــــم

خاکسار اے۔ جوزف

از گجرات پنجاب

❖

ایڈریس یعنے تہنیت نامہ جو پادری جے لیفرائے صاحب کو بروقت تقرری عہدہ اسقفیت پنجاب

ایڈون جیکب عاجز نے پیش کیا

اے حاضرین باتمکین واے ممبران کلیسیا روشن ہو کہ ہمارے والا تبار پادری لیفرائے صاحب اپنے وطن سے دہلی شہر میں ۱۸۶۹ء میں تشریف لائے ایک قلیل عرصہ میں فصاحت بلاغت زباندانی شیرین بیانی میں اس درجہ کا ملکہ حاصل کیا کہ عوام تحسین وآفرین کرتے تھے ان کا وعظ مسلسل تقریر برجستہ ومدلّل وعام فہم تھا اور نظایر اس درجہ دلپذیر وتوجہ دلانے والے تھے کہ جس شخص کے وہ باتیں ایک دفعہ گوش گذار ہوتیں مکرر سہ کرر سُننے کا شایق رہتا اور فرحت روحانی اُن کلمات سے حاصل کرتا تھا اے بھائیو کوئی یہہ خیال نہ کرے کہ میں یہہ خوشامد عرض کرتا ہوں بلکہ اس احقر کو پادری صاحب کی زبان خاص سے پند ونصایح سُننے کی اس درجہ آرزو وتمنا وشوق تھا کہ کوئی موقع خواہ سفر میں ہوں یا گھر میں حتی المقدور خالی نہ جانے دیتا تھا اور اگر اتفاقاً غیر حاضر ہوا تو اُس کا سخت قلق مدت تک رہتا تھا۔

چونکہ گوڑگانوہ وکرنال میں پادری صاحب ازخود اکثر اپنی کلیسیا کو فیض روحانی پہنچانے کی غرض سے آتے تھے اور بندہ بھی اپنے تعلقات دنیوی کی وجہہ سے وقتاً فوقتاً دہلی جو اُن کا صدر مقام ہی جایا کرتا تھا ایسا موقع زیادہ تر ہاتھ آتا اور غنیمت سمجھا جاتا تھا خاکسار اپنی فرصت کے وقت اگرچہ اور متقدمین کی تفاسیر وتصانیف سے فیض اُٹھاتا تھا مگر اُن کے وعظ سے جدید خیالات وتازہ نکات پیدا ہوتے تھے اور دل

اُن کو سُنکر حظِ روحانی و لطفِ زندگانی اٹھاتا تھا۔ جو غیر اقوام و غیر مذاہب کے لوگوں پر اُن کی تلقین و اطوار پسندیدہ کی وجہہ سے اثر ہوا وہ گو اظہر من الشمس ہے مگر اُس کا اندازہ کرنا ہم کو مشکل۔ اہل دہلی و قرب و جوار کے ذی عزت صاحب لیاقت اشخاص اُن کو مولانا کے لفظ سے ملقب کرتے تھے اور فصاحت و بلاغت کا چرچا ہر کو و مسکی زبان زد تھا اور اس وعظ کا ذکر عموماً ہوتا تھا کہ جس سے ایک حافظ قران و ہادی مذہب اسلام راہ راست پر آیا۔

اِس خاکسار نے جس وقت خبر حیرت اثر وفات اپنے بزرگ کلیسیا بشپ میتھوز صاحب کی سُنی دل کو بڑا ملال ہوا اُسی وقت سے دست بدعا تھا کہ اللہ جلّ شانہ ہم کو ہمارے روحانی فیض حاصل کرنے کے لئے ایک اُسقف عالم و پاک طبع نیک خصال ذی ادراک عابد و زاہد عطا کرے اور اگر اس کی مرضی مبارک کے مطابق ہو تو ہمارے ہر دلعزیز و پیارے پادری لیفرائے صاحب کو اس رتبہ و خدمت پر ممتاز و سرفراز فرماوے۔ شکر صد شکر کہ یہہ آرزو بر آئی اور نخل مراد میں ثمر لگا۔ مبارک مبارک مبارک۔

ای شرکار کلیسیائے دہلی آج ہمارے بڑے فخر کا دن ہے کہ ہمارا پیش امام و خادم دین پنجاب کا تیسرا بشپ منتخب کیا گیا اور شکر کی جا ہے کہ ہمارے مسیحی برادر پادری لیف رائے صاحب کی دلی تمنا اس بات کی بر آئی کہ اُن کا رشتہ الفت روحانی ہم سے افزوں و مستحکم ہوا بہت اصحاب ہم میں سے واقف ہیں کہ اس خار جُدائی و ظاہرا مفارقت کلیسیائی کو گوارا نہ کرنے کی وجہہ سے اسی عہدہ و خدمت گراں بہا کو دیگر ممالک میں اُنہوں نے پسند نہ فرمایا اور اب ہم کو اس بات میں بھی حکمت الہی نظر آئی کہ جو موجب زیادہ مشکوریت کا ہوا گو اُس وقت کا انکار ہماری کوتہ اندیشی کی وجہہ سے کوئی باعث ظاہر عمدگی کا نظر نہیں آتا تھا ہم کو امید واثق اور توقع کامل ہے کہ لارڈ بشپ لیفرائے صاحب اُس سرگرمی و تندہی و جوش روحانی کے ساتھ کہ جو اوّل مشنری بشپ فرینچ صاحب نے ظاہر کی اپنی خدمتِ پاکیزہ کو انجام دینے میں کوشش بلیغ کرینگے اور دعا ہے کہ خداوند مسیح جو سب خوبیوں اور توانائی کا روحانی سرچشمہ ہے اُن کو برکت طاقت اور اپنے پاک روح کی ہدایت و امداد بیکراں افزائش سے عطا کریگا کیونکہ وہ فیض بے بہا جس سے ہم ہندوستانی مسیحی زمانہ بشپ مرحوم میں جو ولایت جنوبی صلیبان میں سے منتخب ہوئے تھے اس وجہہ سے کہ وہ اردو زبان کے اتنے عالم نہ تھے محروم رہے اب بہ نہایت سے حاصل ہوگا علاوہ بریں چونکہ ہمارے اوّل بشپ صاحب ممالک مغربی و شمالی میں زیادہ سکونت پذیر رہے تھے اُن کو قدرتی و جبلی دل بستگی و انس وہاں کے لوگوں سے ہونا چاہئے تھا اب یہہ امر بھی ہماری کلیسیا اور جدید اُسقف کے درمیان حارج نہیں کیونکہ اُن کا دہلی و پنجاب سے مسلسل اُنیس۱۹ سال تعلق رہا ہے اور پنجاب کی کلیسیاؤں کو اس سبب سے زیادہ فیض و فلاح کی توقع رکھنی چاہئے۔

ای والا مراتب و روشن ضمیر بشپ لیفرائے صاحب آپ بخوبی آگاہ ہیں کہ ہندوستانی عیسائیوں کے کمیونیٹی پنجاب میں ابھی معصوم بچے کی حالت میں ہے اور اس کی ترقی و بہبودی کے واسطے بہت سی امداد کی ضرورت نظر آتی ہے۔

آپ نے شادی و نسبت کے اخراجات کے اختصار کرنے میں جیسی کوشش کی اسیطرح مسیحیوں کی حیثیت بڑھانے و دیگر امداد میں بھی یقین ہے کہ آپ پہلوتہی نہ کریں گے۔ آمین ؁

راقم۔ ایڈون جیکب عاجز

دیوی مرگئی ؁

آئے جناب آئے۔ کچھ نئی روشنی کا حال بتلائیے؟

ہاں جناب میں آیا اور ایک نیا لطیفہ آپ کے سُنانے کو لایا۔ فرمائے وہ نیا لطیفہ کیا لائے اگر اب نہ سُناؤ تو دل میں ارمان رہ جائے؟ لو جناب آپ کو ارمان نہ رہ جائے میں سُنائے دیتا ہوں (دیوی مرگئی) واہ کیا خوب اچھا لطیفہ سُنایا کہ دیوی مرگئی یہہ بات ہندوؤں کے لئے عجیب ہوگی کہ دیوی مرگئی۔ ہم عیسائی لوگ تو جانتے ہیں اور ہمارا اعتقاد ہے کہ سب دیوی دیوا اسی طرح مر کھپ جاویں گے اور مسیح کا نام جلال پاویگا ؁

اچھا جناب کچھ حال دیوی کی موت کی بابت سُنائیے؟

لو جناب میں عرض کئے ہی دیتا ہوں۔ قصبہ کنجاہ ضلع گجرات میں دو دیویاں پرگٹ ہوئی تھیں ایک برہمنوں کی لڑکی جو وشنو دیوی بنی اور سُنار کی لڑکی جو کالی دیوی بنی تھی اُنہوں نے زود اعتقاد ہندوؤں کو خوب لوٹا اور اچھی طرح سے عیش و عشرت کی۔

۲۰ اپریل صبح کے وقت سُنیاری کالی دیوی مرگئی اور اس علاقہ میں چاروں طرف خبر ہوگئی کہ دیوی سماگئی ہندو مرد اور عورتیں ہجوم کے ہجوم دیوی کے درشن کو چلے جاتے تھے گجرات کے تھانہ میں اطلاع ہوئی کہ دیوی اچانک مرگئی ہے اور اچانک موت سے پولیس کو شُبہ ہوا کہ شاید کسی نے زہر دیدیا۔ یا دیوی خودکشی کرکے مرگئی سو پولیس تھانہ تحقیقات کے واسطے دیوی کے گھر پر آموجود ہوئی اور ڈپٹی کمشنر صاحب کو اس امر کی اطلاع کی گئی وہاں سے حکم ہوا کہ جب تک ڈاکٹر صاحب ملاحظہ نہ کرلے دیوی دفن نہ کی جاوے۔

اور دیوی کی واسکٹ کی جیب میں سے ایک کاغذ گورکھی لکھا ہوا دستیاب ہوا اس کا مضمون یہہ تھا (بولو سنتو دیوی کی جو میں کل یگ کرکے اپنا دیہہ تیاگ دونگی اور میری لوتھ شہر کے چاروں طرف پھرا کے دفن کی جاوے اور جلائی نہ جاوے)

اور اے ناظرین دیوی کی ایک چادر اور کرتے پر قے کے داغ تھے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ دیوی کو قے بھی ہوئی ہیں غرض دیوی کی لاش پر پہرا بٹھلایا گیا اور ڈاکٹر صاحب کی انتظاری ہونے لگی۔

۱۳ اپریل کو کنجاہ میں عید کا میلا لگتا ہے ہم وہاں منادی کرنے کو گئے اور وہاں ہم نے مردہ دیوی کو بھی دیکھا کہ عام ہندو اور عورتیں پھول اور بتاشے چڑھاتی تھیں مگر افسوس کہ وہ دیوی مردہ پڑی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جو اس کو پوجتے ہیں وہ بھی مُردوں کی مانند ہیں۔

۱۴ اپریل کی رات کو ڈاکٹر صاحب نے گجرات سے آکر دیوی کی لاش کو کچھ یونہی لوگوں کے دکھانے کو دیکھا اور کہا کہ اس کو لے جاؤ دفن مت کرو بلکہ دریا برد کردو کیونکہ ڈاکٹر صاحب بھی ہندو تھے سو ۲۲ اپریل یعنے مرنے کے تیسرے دن دیوی کی لاش ہمارے قصبہ شادیوال سے گذری کیونکہ دریائے چناب شادیوال کے نزدیک ہے سو ایک بڑا ہجوم مردہ لاش کے ساتھ تھا اور وہ براہمنی دیوی بھی مردہ دیوی کے ہمراہ تھی سو ہندوؤں نے جھٹ پٹ لاش کو دریا برد کردیا اور سب ہندو افسوس کرتے ہوئے اپنے اپنے گھر چلے گئے اب سننے میں آیا ہے کہ دوسری دیوی بھی کہتی ہے کہ میں کل یگ میں نہیں رہونگی میں بھی سما جاؤنگی۔

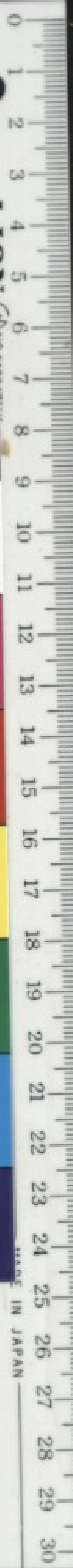
ایک ہندو سے رستے چلتے باتیں

لالہ جی آپ کہاں جاتے ہو؟ مہاراج دیوی کے درشن کرنے کو جاتے ہیں آپ کون ہوتے ہیں؟ لالہ جی ہیں عیسائی ہوں اور پاپی لوگوں کو مکتی کا منگل سماچار سُنانے جاتا ہوں لالہ جی ہم کو بڑا افسوس آتا ہے کہ آپ ایک پرمیشر کو چھوڑ کر اور جھوٹے دیوی دیوتا کو پوجتے ہو بھلا بتاؤ تو دیوی مرگئی تمہارے واسطے کیا اچھا کام کرگئی بابوجی ہمارے واسطے تو کچھ اچھا کام نہیں کرگئی پر بہت ہی بہتر ہوا جو دیوی مرگئی اور اُس کے سب پردے ڈھکے گئے۔ کیوں لالہ جی دیوی کے چال چلن کچھ خراب تھے جو آپ کہتے ہو کہ اچھا ہوا مرگئی اور اُسکے سب پردے ڈھکے گئے؟ بابوجی دنیا ہے جو منہہ آیا سو کہتی ہے کوئی کہتا ہے کہ اُس کے چال وچلن اچھے نہیں تھے کوئی کچھ اور کوئی کچھ کہتا ہے سو اچھا ہی ہوا جو وہ مرگئی بابوجی دنیا کا منہہ پکڑا نہیں جاتا لالہ جی دیوی آپ کے واسطے کچھ نہیں بناگئی اور نہ تمہاری مکتی کے وشے میں کچھ بناگئی تو پھر آپ کیوں اتنی تکلیف اُٹھاتے اور اپنے بال بچوں کو دھوپ میں گھسیٹے لئے جاتے ہو بابوجی کیا کریں کسی نہ کسی طرح دنیا رکھنی ہے اچھا لالہ جی تم دنیا کو رکھو مگر ہم نے تو دنیا کو چھوڑ دیا ہے اور ہم دنیا سے علیحدہ ہیں لالہ جی پربھو یسوع کرسٹ اِس دنیا میں پاپیوں کے بچانے کو آیا اُس نے پاپیوں کے لئے اپنے پران کروس پر بلیدان کردئے اگر پربھو یسوع کرسٹ دیوی کی طرح نرا مرہی جاتا تو ہم کو اُس سے کچھ لابھہ نہ ہوتا پرنتو پربھو یسوع کرسٹ مرکے تیسرے دن جی اُٹھا اور چالیس روز اِس پرتھوی پر رہ کر بہتوں کو درشن دیئے اور سب کے دیکھتے ہوئے اکاش پر پرویش کرگئے اب پربھو یسوع کرسٹ پتا پرمیشر کے دہنے ہاتھ پر بیٹھے ہیں اور جو اُس پر بشواس لاتے ہیں اُن کی سفارش کرتے ہیں بابوجی یہہ سب باتیں درست ہیں مگر اُن پر کون چلتا ہے لالہ جی پرمیشر نراکار کے بہت بھگت ہیں جو اُس کی آگیا پالن کرتے اور پربھو یسوع پر بشواس رکھتے ہیں ابھی تم کو یہہ باتیں مشکل اور بھاری معلوم ہوتی ہیں پر جب تم اس پر چلنے کی کوشش کروگے اور پربھو یسوع کے نام پر بینتی کروگے تو پربھو یسوع آپ کی اور آپ کے بال بچوں کی سہائتا کریگا اور جب تم اس سنسار سے کوچ کروگے پربھو یسوع تم کو سُرگ دھام میں پہنچاویگا اور تمہارا باسا اس جگہہ ہوگا پرنتو جدی تم بشواس نہ کرو تو ناش ہوگے۔ اچھا بابوجی اب تو کنجاہ آگیا ہم اس رستے جاتے ہیں اچھا لالہ جی آپ کا یہہ چوڑا رستہ اور ہمارا یہہ تنگ رستہ مگر میں پھر آپ کی منت کرتا ہوں کہ جو باتیں میں نے آپ کو سُنائیں اُن کو بچارنا اور پرمیشر سے بینتی کرنا کہ وہ تم کو سچے مارگ پربھو یسوع پر چلاوے فقط

الراقم۔ جان کینڈل واعظ انجیل شادیوال

پاکیزگی ۲

ناظرین چونکہ ہم پاکیزگی کی بڑی ضرورت دیکھتے ہیں اور خدا قدوس نے انسان کو اپنی صورت پر پیدا بھی کیا اور حکم دیا کہ پاکیزگی کی پیروی کرو جسکے بغیر کوئی بھی خداوند کو نہ دیکھیگا لیکن جبکہ انسان کی وہ اصلی حالت حکم کے توڑنے سے جاتی رہی اور سرتاپا گنہگار اور ناپاک ہوگیا جیسا کہ حضرت داؤد بھی زبور ۵۱: ۵ آیت میں انسان کی بگڑی ہوئی حالت کو یوں بیان کرتے ہیں کہ دیکھ میں نے برائی میں صورت پکڑی اور گناہ کے ساتھ میری ماں نے مجھے پیٹ میں لیا پر تو بھی ہم کلام الٰہی میں یہہ پاتے ہیں کہ خداوند کریم نے اپنی بڑی کمال اور بیحد محبت سے ایک وسیلہ مقرر کیا کہ جسکے وسیلے سے انسان پاک اور راستباز ہو کر بہشت میں داخل ہوسکتا ہے مثلاً پہلا قرنتی ۶: ۱۱ سے ظاہر ہے کہ بعضے تمہارے درمیان ایسے تھے پر خداوند یسوع کے خون سے اور ہمارے خدا کی روح سے غسل دلائے گئے اور پاک ہوئے اور راستباز بھی ٹھہرے اور تیر یہہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ اُسکے بیٹے یسوع مسیح کا لہو ہمکو سارے گناہوں سے پاک



واقعات اور زائرین

اِس میں شک نہیں ہی کہ ہندوستان میں تعلیم کا موجودہ طریقہ ناقص ہی اس سے طالب علم کتابوں کو گھونٹ کر امتحان تو پاس کر لیتے ہیں مگر ذاتی لیاقت بہت کم پیدا ہوتی ہی یہی باعث ہی کہ باوجود ہندوستان میں تعلیم یافتوں کی اس قدر روز افزوں ترقی کے بہت ہی تھوڑے ہیں جو اپنی تعلیم کو کام میں لا کر ملک کے لئے کچھ کرتے ہیں کچھ عرصہ ہوا کہ ممالک مغربی و شمالی اور اودہ کے لفٹنٹ گورنر صاحب کے پاس اس قسم کی شکائتیں کی گئیں اور ہم کو یہہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہی کہ لفٹنٹ گورنر صاحب نے کمیشن مقرر کی ہی کہ جو اس امر کی تحقیقات کریگی۔ اس کمیشن میں دو پادری صاحبان بھی ہیں ؛

پچھلے ہفتے لاہور کی ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن کی طرف سے دو ڈیلیگیٹ مسٹر ایس چند و لعل اور مسٹر ای۔ دت لودیانہ کی ینگ مینس کرسچن ایسوسی ایشن کو ابھارنے کے لئے بھیجے گئے اُن سے لاہور کی انجمن کی ترقی اور کام کا حال سُنکر لودیانہ کے جوانوں کو فایدہ ہوا ہی امید ہی کہ لودیانہ کی انجمن لاہور کی انجمن کے نمونے پر عمل کر کے لودیانہ میں بھی خداوند کے جلال کا باعث ہوگی۔

کوکب ہند کی طرف سے کئی انعام دس دس روپیہ کے مقرر کئے گئے ہیں ۱۹۰۶ء میں متبوست کلیسیا کے لوگوں میں تقسیم کئے جاویں گے اِن میں سے دو انعام دس دس روپئے کے تماکو کے متعلق ہیں مثلاً۔ (۱) سب سے بہتر رسالے کے لئے جو تماکو کے خلاف ہو جس میں چھ سو کے قریب الفاظ ہوں (۲) سب سے بہتر گیت کے لئے جو تماکو کے خلاف ذیل کے تین وزنوں میں سے کسی پر ہو (۱) اے سپاہی ہو دلاور (۲) جنگ کی ہی پکار (۳) لڑ خوب لڑ سپاہی۔ اس گیت میں پانچ آئتیں ہونی چاہئیں۔

ہماری رائے میں کوکب ہند نے وہ کام کیا ہی جس کی آج کل مسیحی کلیسیا میں بڑی ضرورت ہی دیکھا جاتا ہی کہ کلیسیا میں تماکو کا استعمال بڑھتا جاتا ہی اور باوجود اس کے کہ تماکو کے استعمال میں سوائے نقصان کے کوئی فایدہ نہیں توبھی مسیحی کے لئے جن کا روپیہ اور بدن خداوند کا ہی اپنے روپئے اور بدن کو اس طرح سے فضول بے فایدہ اور نقصان دہ چیز کے لئے استعمال کرنا مناسب نہیں ہی۔

ولایت کے اخبارات کے پڑھنے سے معلوم ہوتا ہی کہ ڈاکٹر فیر برن اور پادری مار صاحب ولایت میں جا کر وہاں کے لوگوں کی توجہ ہندوستان میں مشن کے کاموں کی طرف دلا رہے ہیں خدا کرے کہ اُن کی اِن کوششوں کا نتیجہ یہہ ہو کہ ہندوستان میں خداوند کا جلال بہت ظاہر کیا جاوے اور ہندوستان کی مسیحی کلیسیا خداوند کے لئے سچی گواہ ہووے ہم کو معلوم ہوتا ہی کہ ہندوستان میں انجیل کی بشارت دینا ہندوستانیوں کا فرض ہی اب جبکہ جگہہ بجگہہ مسیحی نظر آتے ہیں تو اُن کا فرض ہی کہ انجیل کی بشارت سے اپنی عملی شکرگذاری کو ظاہر کریں ہم چاہتے ہیں کہ فارن بورڈ اب خداوند کی ہدائت سے ایسی تجاویز سوچیں کہ جس سے ہندوستانی مسیحی اپنی ذمہ واری کو پہچانیں اور خداوند کے جلال کی غیرت سے معمور ہو کر بشارت کے کام کے لئے غیر ملک کے روپئے پر بھروسہ نہ کریں۔

مصر کے قدیم مکانوں کی دیواروں پر ایک قسم کی تحریر پائی جاتی ہی وہ حروف جن میں یہہ تحریر ہی تصویریں معلوم ہوتی ہیں علاوہ اُن تحریروں کے جو مکانوں پر ہیں پُرانی قبروں میں کتابیں بھی ملی ہیں جو انہیں حروف میں لکھی ہوئی ہیں ولایت کے عالموں نے بڑی محنت اور جانفشانی سے اُن کو پڑھ لیا ہی اور اب جرمن کی چار بڑی بڑی یونیورسٹیاں ان حروف کی ڈکشنری طیار کر رہی ہیں جو امید کی جاتی ہی کہ ۱۹۰۷ء کے شروع میں چھاپی جاویگی۔ اس قسم کی ڈکشنری کی بڑی ضرورت تھی کیونکہ ان کتبوں میں جو دیواروں پر ہیں اور اُن کتابوں میں جو لاشوں کے ساتھ ملی ہیں بائبل کے بہت سے تواریخی واقعات پر روشنی ڈالی جاتی ہی اور بائبل کے واقعات کی صداقت ظاہر ہوتی ہی اس واسطے بعضے ایسے شخصوں کے لئے جو بائبل کے واقعات کی شہادت باہر سے بھی حاصل کرنے اور یقین کرنے کا شوق رکھتے ہیں یہہ ڈکشنری بڑی مددگار ہوگی ؛

بڑے افسوس کی بات ہی کہ باوجود پرہیزگاری کی انجمنوں کی بڑی کوشش کے شراب نوشی میں ترقی ہوتی جاتی ہی چنانچہ محکمہ آبکاری متعلقہ پنجاب کی پچھلی رپورٹ کے ملاحظہ سے معلوم ہوتا ہی کہ ۱۸۹۵ء سے ۱۹۰۵ء تک دو لاکھ روپیہ سے زیادہ سالانہ محصول میں بڑھ گیا ہی اس میں ایک لاکھ ستاسی ہزار روپئے کی وہ رقم شامل نہیں ہی جو روضہ کی آبکاری کو ادا کی جاتی ہی۔ سوال پیدا ہوتا ہی کہ اگر پینے والے بڑھ نہیں گئے تو محصول میں اس قدر روپیہ دیکر ٹھیکہ دار ٹھیکہ لینے کے لئے کیوں طیار ہو گئے انجمن پرہیزگاری کے حامیوں کو واجب ہی کہ وہ ایسی سرگرمی کے ساتھ کوشش کریں کہ سرکار کے محصول میں کمی ہو جاوے یہاں تک کہ لوگ گھاٹے کے ڈر سے ٹھیکہ لینے کو ہی طیار نہ ہوں ؛

شعر و سخن

غزل

کیا کروں تجھ سے بیاں بس میں محبت اپنی
ای یسوع تجھ کو ہی معلوم ہیہ الفت اپنی
شادیٔ رضواں سے بڑھکر ای مسیحا مجھکو
تیرے دیدار سے ہی راحت و فرحت اپنی
تیری خفگی بھی نظر آتی ہی شفقت مجھ کو
آگئی کیسی ہی تجھ پر ہیہ طبیعت اپنی
شادمانی اور راحت اور فرحت کیسی
مجھ کو خوشنودیٔ جاناں ہی ہی راحت اپنی
کلمۂ لطف کر شاد اور خرم مجھ کو
مضطرب دل ہی پریشان ہی ہیہ حالت اپنی

دیگر

میں نہیں کرتا بیاں غیر سے حاجت اپنی
غیر سنتا ہی بھلا کون ضرورت اپنی
زرِ اعمال سے خالی ہی ہیہ دل کا کیسہ
ای یسوع بخش دے مجھ کو بھی تو دولت اپنی
دلِ انسان اور شیطاں میں عداوت ہی ہی
اور معلوم ہی ہر ایک کو طاقت اپنی
مجھ میں ہیہ تاب نہیں ہی کہ میں غالب آوں
بخش دے عالم بالا سے تو قوت اپنی
شادمانیگی مری خاک بھی اسکا احساں
جس کے پرتو سے ہوئی دور کدورت اپنی

راقم
دینا ناتھ شاد

غزل

انبیا سے کہیں بڑھکر ہی اثر عیسیٰ کا
کیا مقابل ہو بھلا کوئی بشر عیسیٰ کا
ماہ و خورشید و ملایک ہیں یہاں پر حاضر
سارے عالم کا ہی مسجود ہیہ گھر عیسیٰ کا
شکلِ عیسیٰ میں نظر آسے اُسے شکلِ خدا
آنکھ دیکھے کوئی چہرہ اگر عیسیٰ کا
پھوٹ نکلیں ہیں بدن سے میرے انہار حیات
ہو گیا جب سے میرے دل پہ اثر عیسیٰ کا
بخش دے ذہن رسا فہم و ذکا مجھ کو خدا
تاکہ مداح رہوں شام و سحر عیسیٰ کا
جان دی اوروں کے بدلے ہیہ جگر ہی اسکا
کیوں نہ قایل ہو بھلا اہلِ نظر عیسیٰ کا
پار ہو جائے میرا بیڑا نہ کیوں ای انور
ورد ہی لب پہ مرے آٹھ پہر عیسیٰ کا

دیگر

سب سے بڑا ہمارا ہیہ ہی مدعائے دل
عشقِ مسیح میں زخم پہ زخموں کو کھائے دل
ای اہل ہند توبہ کرو ورنہ حشر میں
ایسا نہ ہو کہ آپ کو قایل بنائے دل
تاریکیوں میں کچھ نہ ملے گا بجز زیاں
ہاں روشنی میں آؤ کہ آرام پائے دل
انور ہمارے دل کا تمنائے مسیح ہی کام
کچھ کام تو ضرور ہی لازم برائے دل

راقم
رامانند انور
لودیانہ

نارتھ ویسٹرن ریلوے

فروخت کیلئے پرانے لوہے کی ریلیں
لمبائی چوڑائی۔ نرخ اور پہنچانے کی شرائط وغیرہ کی نسبت چیف سٹور کیپر این۔ ڈبلیو۔ ریلوے لاہور سے خط و کتابت کرو ؎

دستور العمل اخبار نورافشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر انگریزی ضمیمہ . . .	[illegible]
قیمت سالانہ اہل شہر سے معہ انگریزی ضمیمہ . . .	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک بغیر انگریزی ضمیمہ . . .	[illegible]
قیمت سالانہ معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ . . .	[illegible]
قیمت دو کاپیونکی ایک ہی شخص کے نام پر معہ محصولڈاک معہ انگریزی ضمیمہ . . .	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
قیمت تین کاپی یا اس سے زیادہ ایک ہی شخص کے نام پر معہ ضمیمہ و محصول فی کاپی . . .	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]
طالبعلموں کیلئے جو ہیڈ ماسٹر یا سپرنٹنڈنٹ کی معرفت درخواست کریں معہ محصول و ضمیمہ . . .	[illegible]
بغیر ضمیمہ	[illegible]

لودیانہ

تعداد پیدایش مسلمان ۲۵۔ ہندو ۸۔ کل ۳۳۔
تعداد اموات مسلمان ۱۰۔ ہندو ۱۰۔ کل ۲۰۔
از ابتدائے ۲۳ اپریل ۱۸۹۹ء
لغایت ۲۹ اپریل ۱۸۹۹ء

پادری ای۔ ایم ویری صاحب۔ ڈی ڈی۔ اڈیٹر و مینیجر اخبار نورافشاں کیواسطے۔ امریکن مشن پریس لودیانہ میں ایم۔ وائلی کے اہتمام سے چھپا ؎